رسائل امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ



جلد اوّل

علمی ادبی تحقیقی اور
نادر و نایاب رسائل کا ترجمہ

مصنف
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

قادری رضوی کتب خانہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب	ــــــــ	رسائل امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف	ــــــــ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ــــــــ	پیر سید ظفر علی شاہ بخاری مہروی
ترتیب وتدوین	ــــــــ	حافظ محمد عبد الاحد قادری
اشاعت باراول	ــــــــ	1431ھ/2010ء
صفحات	ــــــــ	344
کمپوزنگ	ــــــــ	غلام یٰسین خان
زیرنگرانی	ــــــــ	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	ــــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ــــــــ	چوہدری عبد المجید قادری
تعداد	ــــــــ	1100
قیمت	ــــــــ	200روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

اجمالی فہرست

الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام

قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کا

شریعت محمدی پر احکام نافذ کرنا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتدوین	مترجم
مولانا محمد عبد الاحد قادری	سید ظفر علی شاہ مہروی

علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے" کے تحت خطابی کا قول ہے کہ "اس میں خنزیروں کے قتل کے وجوب کی دلیل ہے اور اس بات کا بیان ہے کہ ان کے اعیان (جسم) پلید ہیں، اور یہ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے حکم کے مطابق ہی خنزیروں کو قتل کریں گے کیونکہ ان کا نزول آخر زمانہ میں ہوگا اور شریعت اسلامیہ (اس وقت تک باقی ہوگی)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعتِ اسلامیہ کا احیاء فرمائیں گے:۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں فرمایا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لا کر ہماری شریعت کو منسوخ کردیں گے اور نہ احادیث میں اس بارے میں کوئی شی وارد ہے بلکہ صحیح احادیث میں یہ ہے کہ وہ حاکم عادل بن کر نازل ہوں گے اور ہماری شریعت کے مطابق حکم کریں گے اور ہمارے شرع کے ان امور کا احیاء فرمائیں گے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام احمد، بزار اور طبرانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا:

"عیسیٰ بن مریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے اور آپ کی ملت پر نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے اور وہ قیام قیامت ہوگا"۔

طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے "البعث" میں سند جید کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"دجال تمہارے درمیان رہے گا جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور آپ کی ملت پر امام، مہدی حاکم عادل بن کر دجال کو قتل کریں گے"۔

ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو امامت کریں گے جب رکوع سے سر اٹھائیں گے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' ''قتل اللہ الدجال و اظہر المومنین'' کہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ دجال کو مارے اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمائے۔

اس حدیث سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی نماز میں اس دن فرمائیں گے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اور حالت اعتدال (رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت) میں یہ ذکر اس امت کی نماز کے خصائص میں سے ہے کہ حدیث میں وارد ہوا اور میں نے کتاب المعجزات والخصائص میں اس کو ذکر کیا ہے۔

ابن عساکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ قوم کسی طرح ہلاک ہو گی کہ میں اس کا اول ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس کے آخر ہیں''۔

ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو پانچوں نمازیں اور جمعہ بھی قائم فرمائیں گے''۔

یہ صریح ہے کہ اس میں کہ وہ ہماری شریعت پر نزول فرمائیں گے اس لئے کہ پانچوں نمازیں اور نماز جمعہ اس اُمت کے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔

ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو گی جس کا میں اول اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس کے آخر ہیں اور ''امام'' مہدی میری اہل بیت میں سے اس کے درمیان میں ہوں گے۔

سے بعض پر ان کو نازل شدہ کتاب میں تنبیہ کرنے سے جانتے تھے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ احادیث اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو اپنے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت دی اور انہیں بتایا آپ کی شریعت کی ان چیزوں کو جو شریعت عیسوی کے مخالف ہوں گے اسی طرح حضرت موسیٰ و حضرت داؤد علیہم السلام کے لئے واقع ہوا۔

تورات میں امت محمدیہ کی شان:-

بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تو عرض کی کہ اے رب میں نے تورات میں پایا ہے کہ ایک امت جو بہترین امت ہے لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتی ہے اور بُرائی سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں تو وہ امت میری امت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو "میرے حبیب" حضرت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت ہے۔

عرض کی یا اللہ میں تورات میں پاتا ہوں کہ ایک امت ہے کہ ان کی "اناجیل" (یعنی قرآن مجید) ان کے سینوں میں ہے وہ اس کو پڑھتے ہیں اور ان سے پہلے لوگ کتابیں دیکھ کر پڑھتے تھے یاد نہیں کر سکتے تھے وہ میری امت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو حضرت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب میں تورات میں ایک امت پاتا ہوں جو اپنے صدقات خود کھاتے ہیں اور ان سے پہلے لوگ جب اپنے صدقات نکالا کرتے تو مولیٰ کریم تو اس پر آگ بھیج دیتا جو اس کو کھا جاتی اگر وہ صدقہ مقبول نہ ہوتا تو آگ اس کو نہ کھاتی یہ تو میری امت بنا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حضرت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب میں تورات میں ایک امت پاتا

فائدہ:۔

اس معنی میں آثار بہت زیادہ ہیں اور میں نے ان کو کتاب المعجزات میں بیان کیا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے متعلقہ تمام احکام اور حوادث وفتن کو اپنے انبیاء علیہم السلام کیلئے بیان فرمایا اور انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے وحی کے ذریعہ اس کو جانا۔ یعنی اس احتیاج کے۔ کہ وہ اجتہاد یا تقلید کے ذریعہ اس کو اخذ کریں، یہ وہ ہے جو پہلے طریق سے متعلق ہے۔

اس میں مجھ پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس سے تو لازم آتا ہے کہ ہر وہ جو قرآن مجید میں ہے تمام پہلی کتابوں میں مضمن ہیں جواب دیتا ہوں کہ اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے بلکہ دلائل اس لازم کے ثبوت پر دلالت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و انہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین و انہ لفی زبر الاولین

ترجمہ: ''بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے، اسے روح الامین لے کر اترا، تمہارے دل پر کہ تم ......سناؤ، روشن عربی زبان میں' اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔''

حاتم نے قتادہ سے ''و انہ لتنزیل رب العالمین'' کی تفسیر میں روایت کیا کہ یہ قرآن ہے ''و انہ لفی زبر الاولین'' یعنی فی کتب الاولین۔ یعنی پہلوں کی کتابوں میں۔

حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا آیت کی تفسیر میں کہ ان کتابوں میں ہے جس کو پہلوں پر نازل کیا۔

ام لم ینبأ بما فی صحف موسیٰ و ابراھیم الذی وفّٰی ان لا تزر وازرۃ وزر اخرای۔

ترجمہ: ’’کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔‘‘

یہ اور اس جیسی اور آیاتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن کے معانی اللہ تعالیٰ کی پہلی کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل کیں موجود ہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسرا طریقہ:۔

ممکن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید میں نظر فرمائیں اور اس سے تمام احکام جو اس شریعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں سمجھ لیں بغیر اس احتیاج کے کہ وہ احادیث کی طرف مراجعت فرمائیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ قرآن سے سمجھا بے شک قرآن مجید تمام احکام شرعیہ پر مشتمل ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی اس فہم کے ساتھ اس کو سمجھا جو آپ کا خاصہ ہے پھر آپ نے اپنی امت کے لئے سنت میں اس کی شرح فرمائی۔ امت کی افہام اس چیز کے ادراک سے قاصر ہیں جس کو صاحب نبوۃ ادراک کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں لہٰذا یہ بعید نہیں ہے کہ آپ قرآن سے سمجھ لیں جس طرح کہ نبی ﷺ نے سمجھا۔

تمام احکام قرآن میں ہیں:۔

ہمارے اس کا قول کا کہ تمام احکام جن کا نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا وہ ہیں

جن کو آپ نے قرآن سے سمجھا اور اس کی تائید طبرانی کی ''اوسط'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بے شک میں وہ چیزیں حلال کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی اور وہی حرام کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیں اپنی کتاب میں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا قول ہے کہ تمام وہ احکام جو امت بیان کرتی ہے سنت کی شرح ہے اور تمام سنت قرآن کی شرح ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے فرمایا کہ دین کا ہر مسئلہ قرآن مجید میں ہے اور قرآن مجید کا ہر مسئلہ ہدایت کے راستہ پر دلیل ہے۔

ابن برجان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ قرآن مجید میں موجود ہے یا اس میں اس کی اصل ہے قریب ہو یا بعید ہو۔ اس کو سمجھا جس نے سمجھا اور جس نے نہ سمجھا نہ سمجھا اسی طرح ہر چیز جس کا آپ نے حکم دیا یا قضا فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا قرآن سے استنباط:-

بعض نے کہا کہ کوئی شے ایسی نہیں ہے جس کا استخراج قرآن مجید سے ممکن نہ ہو اس شخص کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ عطا فرمائی ہے حتیٰ کہ بعض علماء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال کا استنباط سورۃ المنافقین میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ''و لن یوخر اللہ نفساً اذا جاء اجلھا'' سے کیا ہے جو تریسٹھ نمبر پر سورت ہے اور اس کے بعد سورۃ تغابن ہے تاکہ آپ کے (ہماری نظروں سے) غائب ہو۔ میں تغابن (ہلاکت) ظاہر ہو۔

امام مرسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں کہا۔ قرآن مجید نے اولین و آخرین کے علوم کو اس حیثیت سے جمع کیا ہے کہ بطور علم اس کا احاطہ حقیقتاً نہیں کیا جا سکتا مگر رسول

قرآن تمام علوم کا جامع ہے:-

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص علم کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے اوپر قرآن کو لازم پکڑے بے شک اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔ اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے نیز حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس قرآن میں ہر علم کو نازل کیا گیا اور ہمارے لئے اس میں ہر شی کو بیان کیا گیا۔ لیکن ہمارا علم قاصر ہے اس چیز سے جو ہمارے لئے قرآن میں بیان کر دیا گیا۔

علامہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اس کو اپنی تفسیروں میں روایت کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کوئی حدیث سناتا ہوں تو میں اس کی تصدیق قرآن مجید سے پاتا ہوں (اس کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہنچی مگر میں نے ان کا مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا اس کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا۔

فائدہ:-

ہمارے ذکر کردہ تمام دلائل سے پتہ چلا کہ تمام شریعت محمدیہ قرآن کے تحت ہے مگر اس کا ادراک صرف صاحب قرآن ہی کر سکتا ہے۔

بعض علماء نے کہا

العبارۃ فی القرآن للعامۃ والاشارۃ للخاصۃ و اللطائف للاولیاء و الحقائق للانبیاء

ترجمہ: "قرآن کی عبارت عوام کے لئے ہے اور اشارہ خواص کے لئے ہے لطائف اولیاء کے لئے اور حقائق انبیاء علیہم السلام کے لئے ہیں۔"

اللہ ﷺ ہم نے آپ کو کسی سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ ہمیں دکھائی نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے بھائی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں جن کا میں نے انتظار کیا حتیٰ کہ انہوں نے طواف ختم کیا تو میں نے ان کو سلام کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک ﷺ سے آپ کی شریعت سے متعلقہ احکام بھی حاصل کر لیے ہوں اگرچہ انجیل (شرع عیسوی) کے بظاہر مخالف احکام ہونگے اس لئے کہ حضور ﷺ تو جانتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری امت میں نازل ہوں گے اور میری شریعت پر حکم کریں گے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ احکام بلا واسطہ حضور علیہ السلام سے حاصل کئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی ہونگے:۔

ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہے ہاں وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) نے سب کی عبارت میں ان کی کسی تصنیف میں دیکھا اس میں انہوں نے نص کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے قرآن اور سنت کے ساتھ۔ تو اس وقت یہ راجح ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سنت کا لینا بطور مشافعہ بغیر کسی واسطہ کے ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعض محدثین نے صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام بھی صحابہ میں شامل ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے "تجرید الصحابہ" میں کہا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نبی اور صحابہ ہیں انہوں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا اور آپ صحابہ میں آخر میں دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔

ہوں گے تو ''فج روحاء'' حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے چلیں گے اور میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے سلام کریں گے میں ان کے سلام کا ضرور جواب دوں گا۔

(۲) بے شک نبی پاک ﷺ اپنی حیات ظاہرہ مبارکہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھتے تھے اور ان کے ساتھ زمین میں اکٹھے ہوتے تھے جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طواف کرتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گذرے وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''الانبیاء احیاء یصلون'' انبیاء زندہ ہوتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، تو اسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے تو انبیاء علیہم السلام کو دیکھیں گے اور ان کے ساتھ ملاقات کریں گے اور من جملہ ان کے نبی اکرم ﷺ ہیں تو آپ سے احکام شرعیہ میں سے جس کی ضرورت ہوگی اخذ کریں گے۔

(۳) ائمہ شریعت کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ ولی کی کرامت میں سے یہ ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کا دیدار کرتے ہیں اور بیداری میں آپ کے قرب کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور براہ راست رسول اللہ ﷺ سے شریعت کے معارف اور دیگر احکام سیکھتے۔ اس مسئلہ پر درج ذیل ائمہ شافعیہ میں سے امام غزالی، امام بارزی، علامہ تاج ابن سبکی، امام عفیف یافعی، اور ائمہ مالکیہ میں سے امام قرطبی، امام ابن ابی حمرہ، امام ابن الحاج نے مدخل میں نص کی ہے۔

حکایت:-

بعض اولیاء سے حکایت کی گئی ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو اس نے ایک حدیث روایت کی تو ولی نے اس سے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے فقیہ نے کہا تمہیں کیسے پتہ چلا، اس نے کہا: ''یہ نبی اکرم ﷺ تیرے سامنے تشریف ہیں اور

فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی فقیہ کے لئے تمام حجابات دور ہو گئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا"۔

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکھ جھپکنے کی دیر محجوب ہو جاؤں تو اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے شمار نہیں کرتا۔

جب یہ اولیا کرام کا حال ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے زیادہ شان کے مالک ہیں کہ آپ کے لئے کوئی مشکل نہ ہوگا۔ جس وقت چاہیں گے اور جن احکام شرعیہ کا ارادہ کریں گے آپ سے اخذ کریں گے بغیر کسی احتیاج اجتہاد کے اور حفاظ حدیث کی تقلید کے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حدیث کی تصدیق کریں گے:۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے کثرت سے حدیثیں بیان کیں اور لوگوں نے انکار کیا تو کہنے لگے اگر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میرے مرنے سے پہلے نازل ہوں اور میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناؤں تو وہ میری تصدیق کریں گے۔ ان کا یہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ہیں۔ بغیر کسی احتیاج کے کہ وہ امت میں سے کسی سے اخذ کریں۔ حتیٰ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سماع کیا اس کی طرف محتاج ہوتے کہ ان کی طرف جائیں اور وہ ان کی مرویات کی تصدیق و تزکیہ کریں۔ مذکور سوال کا آخری جواب ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کا نزول ہوگا:۔

ہمارے مولا امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ علی المومنین و ابن عم سید المرسلین امام متوکل علی اللہ نے اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے اور اس کے ساتھ دین کو عزت دے اولاً

وہی کتابت کا امر کرنے والے ہیں۔ اپنے امر کا ثانیاً اعادہ کیا کہ کیا یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نزول کے بعد وحی آئے گی؟

جواب: ہاں، مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ نے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، یہاں تک کہ فرمایا کہ اس اثنا میں کہ وہ اس پر ہوں گے اچانک اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کے شرقی منارۂ بیضاء پر اتریں گے اپنا ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہونگے تو دجال کے پیچھے جائیں گے اس کو پا کر باب لد کے شرقی کے نزدیک اس کو قتل کریں گے اسی اثنا میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف وحی فرمائے گا کہ بے شک میں نے اپنے ایسے بندے بھیجے ہیں کہ جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں پس آپ میرے بندوں کو پہاڑ پر لے جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا۔ (الحدیث)

تو یہ صریح ہے اس میں کہ نزول کے بعد ان پر وحی آئے گی۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ان کے طرف وحی لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام ہوں گے بلکہ قطع و یقین کے ساتھ یہی ہوں گے اس میں کوئی تردد نہیں کیونکہ یہ ان کا وظیفہ ہے اور وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کے درمیان سفیر ہیں ان کے علاوہ فرشتوں سے اس میں کوئی معروف نہیں ہے۔ اس پر دلیل ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں ورقہ بن نوفل نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان اللہ کے امین ہیں۔

ملائکہ کی ڈیوٹی کی تفصیل:۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اخراج کیا۔ ابو الشیخ ابن حیان نے کتاب

ہے اس کے اوران کے درمیان۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ رب عزوجل کے خادم ہیں:-

نیز انہوں نے عبدالعزیز بن عمیر سے روایت کی اس نے کہا کہ فرشتوں میں جبریل علیہ السلام کا نام اپنے رب تعالیٰ کا خادم ہونا مشہور ہے۔

وحی کا طریقہ:-

ابن ابی زمنین سے کتاب السنۃ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی امر کی وحی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو لوح محفوظ آتی ہے حتیٰ کہ حضرت اسرافیل کی پیشانی کو بجاتی ہے تو وہ سر اٹھا کے دیکھتے ہیں تو اچانک امر مکتوب ہوتا ہے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام ندا کرتے ہیں تو اس کو جواب دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مجھے اسی طرح حکم ہوا مجھے اسی طرح حکم ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر وحی کرتے ہیں۔

ابوالشیخ نے ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا حکم فرماتا ہے تو لوح، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قریب کرتی ہیں جو کچھ ان میں ہے تو وہ ان میں نظر کرتے ہیں پھر حضرت جبریل علیہ السلام کو منادی کرتے ہیں وہ اس کو جواب دیتے ہیں اور اس کی مثل ذکر کیا۔

نیز ابی سنان سے اخراج کیا انہوں نے کہا کہ لوح محفوظ عرش کے ساتھ معلق ہے جب اللہ تعالیٰ کسی شی کی وحی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوح میں لکھتا ہے تو لوح آتی ہے حتیٰ کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی کو کھٹکھٹاتی ہے وہ اس میں دیکھتے ہیں اگر آسمان والوں کی طرف ہو تو حضرت میکائیل علیہ السلام کو دیتے ہیں اگر زمین والوں کی طرف ہو تو حضرت جبریل علیہ السلام کو دیتے ہیں۔

ہاں حاضر نہ ہو۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر اترتے ہیں ہر مومن باوضو کی موت پر جس کی موت قریب آگئی ہو۔

پھر میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ایک اور حدیث پر مطلع ہوا جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا زمین پر اترنا ثابت ہے وہ حدیث ہے جس کو نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وصف دجال میں روایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مکہ سے گذرے گا تو اچانک ایک شخص کو دیکھ کر پوچھے گا تو کون ہے وہ جواب دیں گے میں حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تاکہ اس کو اس کے حرم سے روک دوں پھر وہ مدینہ منورہ سے گذرے گا تو وہاں بھی ایک عظیم شخص کو دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں اس کو (دجال) اس کے (اللہ تعالیٰ) کے حرم سے روک دوں۔

پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ''تنزل الملائکۃ و الروح فیھا باذن ربھم '' کے متعلق ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت دیکھی کہ ''روح'' سے یہاں مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور لیلۃ القدر میں وہ اور دیگر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو سلام کہتے ہیں، اور یہ ہر سال ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی حقیقی ہوگی:۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو ان کی طرف وحی حقیقی نہیں بلکہ وحی الہام ہوگی یہ قول کئی وجہ سے ساقط اور مہمل ہے۔

یہ قول صحیح حدیث کے خلاف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ

صحیح مسلم وغیرہ کے حوالہ سے پہلے گذرا ہے۔ اور اس کو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اس کے لفظ یہ ہیں۔ اس اثنا میں کہ وہ اس طرح ہوں گے اچانک ان کی طرف اللہ تعالیٰ وحی فرمائے گا۔ اے عیسیٰ میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے جن کے ساتھ قتال (جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ میرے ان بندوں کو جو تیرے ساتھ ہیں پہاڑ کی طرف لے جاؤ۔

اور کہا کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ وحی حقیقی ہوگی نہ وحی الہام ہوگی۔

(۲) ان لوگوں کا وہم کرنا فاسد ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں تو نبی کی طرف وحی کے نزول سے کونسا مانع؟

اگر وہ اپنی جی میں یہ خیال کرے کہ ان کا وصف نبوت اب نہیں رہا تو یہ قول کفر کے قریب ہے کیونکہ نبی سے وصف نبوت کبھی زائل نہیں ہوتا؟ نہ حیات میں اور نہ پردہ فرمانے کے بعد۔

اگر اس کا یہ خیال ہو کہ وحی نبی کے لئے ایک زمانہ کے ساتھ مخصوص ہے تو یہ قول بلا دلیل ہے اور اس کو اس کے خلاف دلیل کا ثبوت باطل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا نبیوں سے عہد:۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے ذکر کردہ کے قول کے مطابق لکھا ہے اپنی تصنیف میں انہوں نے کہا کہ ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے یہ میثاق وعہد لیا ہے کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے زمانہ میں مبعوث ہوں تو ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔ اور اپنی امت کو بھی اس کی وصیت کریں گے۔

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بلند تعریف اور آپ کے عظیم قدر کی جو تعظیم

ہے وہ مخفی نہیں ہے۔ اور اس میں اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کے زمانہ میں تشریف آوری کی تقدیر پر آپ ان کے طرف مرسل ہوں گے اور آپ کی رسالت حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر تا قیامت ساری مخلوق کی طرف عام ہے۔

تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں آپ کی امت میں سے ہوں گی۔ آپ کا یہ فرمان کہ میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں" اس سے آپ کے زمانہ سے تا قیامت لوگ ہی خاص نہیں بلکہ آپ سے پہلے سب لوگوں کو بھی شامل ہے۔ یہاں تک کہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی الانبیاء ہیں۔ اگر آپ کی تشریف آوری حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں اتفاق سے ہوتی تو ان پر اور ان کی امتوں پر آپ پر ایمان لانا اور آپ کی مدد کرنا واجب ہوتا۔ اور یہی عہد اللہ تعالیٰ نے ان سے لیا ہے آپ کی نبوت اور ان کی طرف رسالت کا معنی حاصل ہے لیکن اس کا امر آپ کے ان کے ساتھ اجتماع پر موقوف ہے اگر ان کے زمانہ میں موجود ہوں تو بلاشک ان کو آپ کی اتباع لازم ہوگی۔

اس واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آپ کی شریعت پر آئیں گے اور وہ آ کر نبوت سے بھی موصوف ہوں گے نہ اس طرح جیسا کہ بعض لوگوں نے گمان کیا کہ وہ اس امت کے ایک فرد کی حیثیت سے آئیں گے ہاں وہ اس امت کے ایک فرد ہوں گے لیکن اس طرح جیسا کہ ہم نے کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر قرآن وسنت کے ساتھ ہی حکم کریں گے اور اس میں جو کچھ امر و نہی میں سے ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح متعلق ہوگا جس طرح کہ باقی امت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ نبی اپنے حال پر ہیں اس سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے زمانہ میں یا حضرت موسیٰ، حضرت

ابراہیم، حضرت نوح اور حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو یہ اپنی نبوت اور اپنی امتوں کی طرف رسالت میں مستمر ہوتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نبی اور ان سب کی طرف رسول ہوتے۔ آپ کی نبوت عام اور زیادہ شامل اور بہت عظیم ہے۔ یہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ان کے حرفوں میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس میں کوئی منافات نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع بن کر یا اپنی نبوت میں باقی رہتے ہوئے نزول فرمائیں اور آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام جو کچھ وحی سے اللہ تعالیٰ چاہے گا لائیں گے۔ واللہ اعلم۔

زعم نے کہا جس وحی کا ذکر مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہونگی اس وحی سے الہام مراد ہے؟

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں۔ اہل اصول نے کہا ہے کہ "تاویل یہ ہے کہ کسی لفظ کو اس کے ظاہری معنی سے کسی دلیل کی وجہ سے پھیرنا ہے۔ بس اگر کسی دلیل کی وجہ سے نہ ہو تو کھیل ہے نہ کہ تاویل ہے اور اس پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا یہ حدیث کے ساتھ لعب وکھیل ہے۔

زاعم نے کہا کہ اس پر دلیل حدیث "لاوحی بعدی" ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ باطل ہے۔

زاعم نے کہا کہ اس پر دلیل "لا نبی بعدی" حدیث ہے۔

ہم نے کہا کہ اے مسکین کہ اس حدیث میں ذکر کئے گئے ہر وجوہ میں سے کسی وجہ کے ساتھ دلالت نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے بعد کسی نبی کا بعث نہیں ہوگا۔ جو آپ کی شرع کو منسوخ کردے جیسا کہ علماء نے اس کی تفسیر کی ہے۔

پھر اس زاعم سے کہا جائے گا کیا تم اس حدیث کے ظاہر کو معنی مذکور پر حمل کئے بغیر لینے والے ہو تو اس پر تمہیں دو امروں میں سے ایک لازم ہوگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

نزول کی نفی یا ان سے نبوت کی نفی کرنا۔ اور دونوں کفر ہیں۔

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالیشان:۔

اس جواب کے لکھنے کے مدت بعد میں ایک سوال پر واقف ہوا جو شیخ الاسلام علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اٹھایا گیا تھا۔ اس کی صورت یہ ہے۔

کہ تمہارا کیا قول ہے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں کہ ''حضرت عیسیٰ بن مریم'' آخر زمانہ میں حاکم بن کر نازل ہوں گے'' تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن عظیم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے حافظ بن کر نازل ہوں گے یا کتاب وسنت کو اس زمانہ کے علماء سے لکھیں گے اور اس میں اجتہاد کریں گے اس میں کیا حکم ہے۔

تو انہوں نے یہ جواب دیا جو ان کے خط سے میں نقل کرتا ہوں ہمارے لئے اس میں کوئی شی نقل نہیں کی گئی اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کے لائق ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سیکھیں گے اور جو آپ سے استفادہ کریں وہی احکام آپ کی امت میں نافذ کریں گے کیونکہ حقیقت میں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

اعتراض:۔

اس سے ملتا جلتا یہ ایک اعتراض ہے جو مجھے بعض منکرین سے پہنچا ہے کہ اس نے اس بات کا انکار کر دیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے صبح کی نماز پڑھیں گے۔ اور اس کے انکار میں کتاب بھی تصنیف کی ہے۔ اور اس کی توجیہ میں یہ کہا ہے کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کا مقام اعلیٰ ہے یہ ان کی کسر شان ہے کہ کسی غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھیں۔